



ربیع الاول کا مہینہ آیا اور گزریا۔ اس مہینے میں وعظ بھی ہوئے، تقریریں بھی، جلسے بھی ہوئے اور محفلیں بھی، سیرت کانگریس کا انعقاد بھی کیا گیا اور مسجد الحرام کے امام بھی تشریف لائے اور چلے گئے، اسلام کی خدمت کے بلند بانگ دعوے بھی ہوئے اور مسلمانوں کے اظہار کے پر شور نعرے بھی، لیکن وائے انوس کہ اسلام اور سیرت کے عملی نفاذ کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا گیا۔ پاکستانی معاشرہ آج بھی اسی طرح معامی و جراثیم کا گہوارہ بنا ہوا ہے جس طرح ربیع الاول کی آمد سے پیشتر تھا، عزیزیں اسی طرح ٹٹ رہی، آبروئیں اسی طرح پٹ رہی اور ناموس اسی طرح کٹ رہے ہیں جس طرح پہلے لٹتے، پٹتے اور کٹ رہے تھے۔ پاکستان کے باسی آج بھی اسی طرح لرزاں اور ترساں ہیں جس طرح اب سے پیشتر تھے، ان کے مال اور ان کی جانیں اب بھی اسی طرح غیر محفوظ ہیں جس طرح کل تھیں۔ آج بھی سرشام عورت تہمتا باہر نکلتے ہوئے اسی طرح خطرہ محسوس کرتی ہے جس طرح کل محسوس کرتی تھی۔ آج بھی دن کے اجالوں میں بیگناہ اور معصوم لوگوں کو نشانہ مشقِ ستم بنایا جاتا ہے جس طرح پہلے بنایا جاتا تھا، اب بھی آزادی اظہار پر اسی طرح پابندیاں عائد ہیں جس طرح پہلے عائد تھیں، آج بھی سچ کہنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کل مشکل تھا۔ اب بھی اندھیرے پکٹتے اور اجالے فروخت ہوتے ہیں۔ اور آج بھی شاہی مسجد کے سفید و براق محراب اسی طرح شکن آلود

ہیں جس طرح پہلے تھے، آج بھی شاہی مسجد کے مینار اسی طرح جھک کے سوال کر رہے ہیں کہ ہمارے دامنوں میں ذلتوں اور رسوائیوں کے یہ داغ کب تک موجود رہیں گے؟ جس طرح پہلے سوال کرتے تھے — آج بھی مال روڈ پر ایستادہ تناور درخت اپنی چھاؤں میں اور اپنی پشت پر لٹھیلی جانے والی شراب کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ کیا ابھی اس سرزمین سے اس کے ناپید ہونے کا وقت نہیں آیا؟

اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی اس سلطنت میں سوڈا اس طرح دریاں دریاں، جس طرح جسم میں خون، اور سیرت کا نگر س کے انفعاد کے باوجود جوڑا اور سٹہ بازی اس طرح جاری ہے کہ گویا اس کا اس سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

نہ جانے ہمارے اس مقدس دیسی میں یہ منافقت کب تک باقی رہے گی اور عیووں اور عمل میں یہ انفعاد کب تک چلے گا اور سیرت اور سیرت کے اپنانے والے کب نمودار ہوں گے؟

یاد رکھو! ہمارے یہ دعاوی، ہمارے یہ نعرے اور عمل کی یہ منافقت اور کردار کی منافقت کہیں اللہ کے عذاب کو قریب تر نہ کر دے، وما یلینا الا البلاغ!

